

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: لِكُلِّ نَبِيٍّ حَرَمٌ،
وَحَرَمِي الْمَدِيْنَةُ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لیے
ایک حرم (خاص حرمت والا مقام) ہوتا ہے اور میرا
حرم مدینہ ہے۔ (الرسالۃ الامامیۃ فی فضائل المدینۃ)

مدینہ، مدینہ

پت: 10 روپے

صلوات کی دُنیا

مدینہ... مدینہ

شہر مدینہ
کے یادگار مقامات

ڈالے بازیار

نعت

ہر مونج ہوا زلف پریشانِ محمد
 ہے نور سحر صورتِ خندانِ محمد
 کچھ صحیح ازل کی خبر نا شامِ ابد کی
 بخود ہوں تھے ساپہ دامانِ محمد
 تو سینہ صدقیق میں اک رازِ نہاں ہے
 اللہ رے اے صورتِ جانانِ محمد
 چھپٹ جائے اگر دامنِ کونین تو کیا غم
 لیکن نہ چھپٹے ہاتھ سے دامانِ محمد
 دے عرصہ کونین میں یا رب کہیں وسعت
 پھر وجد میں ہے روحِ شہیدانِ محمد
 بجلی ہو، مہ وہر ہو، یا شمعِ حرم ہو
 ہے سب کے جگر میں رُخ تابانِ محمد
 اے حسنِ ازل اپنی اداوں کے مزے لے
 ہے سامنے آئینہِ جیرانِ محمد
 اصغر تیرے نغموں میں بھی ہے جوش درودِ اب
 اے بلبلِ شوریدہ بستانِ محمد
 اصغر گونڈوی

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ”ہجرت“ کا حکم فرمادیا
..... ہجرت میں تین بڑی مشکلات
ہوتی ہیں..... ان تینوں مشکلات کے
حل کے لئے..... ایک جامع والہانہ
دعاء سکھلا دی

صلوات کی دُنیا

ڈیسٹریبوٹر ۰۰۰ ڈیسٹریбуٹر

رَبِّ ادْخُلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ أَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا
یا اللہ! میرا منزل پر پہنچنا اور گھر سے سے نکنا سب بہترین، باعزت، باامن بنادیجئے..... اور مجھے اپنی
طرف سے ایسی طاقت اور ایسا غلبہ دے دیجئے جو میرا مددگار رہے..... (بنی اسرائیل ۸۰)

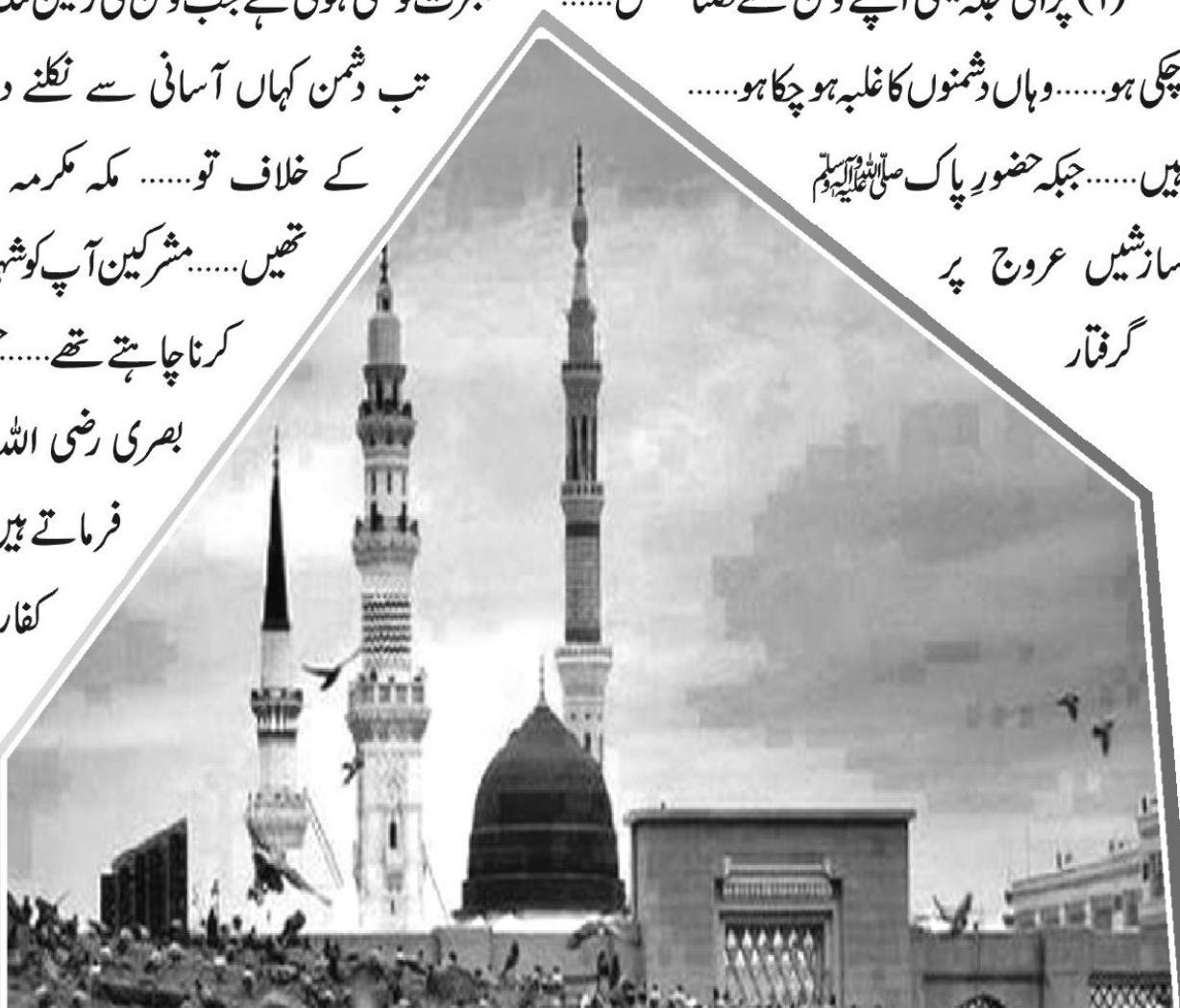
تین مشکلات

ہجرت میں تین بہت بڑی مشکلات ہوتی ہیں:

(۱) پرانی جگہ یعنی اپنے وطن سے نکانا مشکل.....
ہجرت تو تبھی ہوتی ہے جب وطن کی زمین تنگ ہو
چکی ہو..... وہاں دشمنوں کا غالبہ ہو چکا ہو.....
تب شمن کہاں آسانی سے نکلنے دیتے
ہیں..... جبکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم
سازشیں عروج پر
گرفتار

کرنا چاہتے تھے..... حسن
بصری رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں:

کفار مکہ
نے



آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَلَّمَ کے بارے میں یہ سازش کی کہ..... آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ سَلَّمَ کو شہید کر دیں یا جلاوطن کر دیں یا گرفتار کر لیں..... اور اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرمایا کہ اب مشرکین مکہ کے خلاف مسلمانوں کو قتال کی اجازت دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو ہجرت کی اجازت دے دی اور یہ دعاء سکھا دی:

رَبِّ ادْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ أَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا
 (۲) نئی جگہ داخل ہونا مشکل..... نئے لوگ، نیا ٹھکانا..... نئے مسائل اور وہاں کے علاقہ پرست لوگوں کی
 دشمنی، مخالفت.....

(۳) بے بسی اور بے کسی کی مشکل..... جب کوئی آدمی اپنا علاقہ اپنے لوگ اور اپنا ماحول چھوڑ دے تو وہ ظاہری طور پر بالکل کمزور ہو جاتا ہے..... بے سہارا اور بے آسرا.....

یہ تینوں مشکلات بہت سخت ہیں..... اور یہ قرآنی دعاء جو اللہ تعالیٰ نے سکھائی ہے..... ان میں تینوں مشکلات کا حل ہے..... آپ بھی یہ دعاء یاد کر لیں..... یہ زندگی کے ہر مرحلے میں کام آئے گی..... ہم ہر وقت کسی نئی جگہ داخل ہوتے ہیں..... اور کسی جگہ سے نکلتے ہیں..... ہر وقت نئے زمانے میں داخل ہوتے ہیں اور پرانے زمانے سے نکلتے ہیں..... اگر ہمارا نکلنا بھی..... اللہ تعالیٰ بہترین بنادیں اور ہمارا داخل ہونا بھی بہترین بنادیں تو ہماری زندگی کتنی شاندار ہو جائے گی.....

رَبِّ ادْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ أَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا
 حضرتِ اقدس شاہ عبدال قادر صاحبؒ اس دعاء کا مطلب یوں بیان فرماتے ہیں:

یعنی اس شہر (مکہ) سے نکال آبرو سے اور کسی جگہ بٹھا آبرو سے۔ وہ اللہ تعالیٰ نے مدینے میں بٹھایا اور وہاں کے لوگ حکم میں دیئے (یعنی وہاں کے لوگ آپ کے تابع و فرمانبردار بنادیئے) جن سے دین کو امداد ہوئی (موضیٰ قرآن)

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت بھی یہ دعاء پڑھتے تھے..... خیر والا داخل ہونا..... خیر والا نکلنا..... اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے..... مدد دینے والا غلبہ..... اور طاقت..... ہر مسلمان کی ہر وقت ضرورت ہے..... اس لئے اس دعاء کو یاد کر لیں..... سمجھو لیں..... اپنالیں..... اور دل میں بٹھالیں

رَبِّ ادْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ أَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا

یا اللہ! آپ مجھے جس جگہ..... جس کام، جس ذمہ داری اور جس زمانے میں داخل فرمائیں تو..... بہت آبرو سے، بہت پسندیدہ طریقے سے..... بہت خیر اور بہت شان سے داخل فرمائیں..... اور مجھے جس جگہ..... جس کام..... جس ذمہ داری اور جس زمانے سے باہر فرمائیں تو بہت خیر، عافیت، سچائی، نیک نامی اور آبرو سے باہر نکالیں..... اور مجھے ایسی طاقت اور ایسی قوت دیدیں جو دین کے معاملات میں اور دنیا کے جائز معاملات میں میرت بات منوانے کا ذریعہ بن جائے..... اور پھر جب آپ مجھے اس دُنیا سے..... موت کے وقت نکالیں تو وہ نکلنا بھی بہت خیر، آبرو اور برکت والا ہو..... یعنی میرا قبر میں داخلہ بھی خیر والا ہو..... اور پھر قبر سے روزِ قیامت کھڑا ہونا بھی..... خیر و برکت اور کامیابی والا ہو..... اور مجھے وہاں بھی آپ کی مد نصیب ہو.....

رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ أَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا

سمجھنے کی تین باتیں

اس مبارک دعاء کو اچھی طرح سمجھیں گے تو..... قرآن مجید کی ایک آیت مبارکہ کو سمجھنے کا عظیم اجر و ثواب بھی مل جائے گا..... آئیے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں
رَبِّ، اے میرے رب (آخر میں مشتمل کی یا تھی جو قانون کے تحت گرگئی)

اُدْخِلْنِي..... مجھے داخل کیجئے

مُدْخَلٌ..... داخل کرنا (مدخل بمعنیِ ادخال)

صِدْقٍ..... سچائی..... ٹھیک ٹھیک..... بہترین..... حق کے مطابق..... عزت..... نصرت.....

اے میرے رب! مجھے داخل کیجئے ٹھیک ٹھیک، بہترین داخل کرنا۔ مجھے خوشگواری عزت اور نصرت کے ساتھ داخل فرمائیے

وَأَخْرِجْنِي..... اور مجھے نکالے

مُخْرَج..... نکالنا

صِدْقٍ..... سچائی..... ٹھیک ٹھیک..... بہترین..... موقع کے مطابق..... عزت..... نصرت.....

وَاجْعَلْ لِي..... اور بنادیجئے میرے لئے..... یعنی دے دیجئے مجھے.....

مِنْ لَدُنْكَ..... اپنی طرف سے

سُلْطَانًا..... غلبہ، بات منوانے کی طاقت..... حکومت..... قوت..... بالادستی.....

نصیراً..... مدگار..... مدد کرنے والا.....

حضرت حکیم الامۃ رحمہ اللہ تعالیٰ سمجھاتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ مجھے ایسی قوت اور غلبہ دے دیجئے جو آپ کی نصرت سے ہو..... تاکہ وہ قوت بڑھتی رہے اور وہ غلبہ بڑھتا رہے۔ کیونکہ اس کے پیچھے آپ کی مسلسل نصرت ہوگی..... جبکہ کافروں کا غلبہ عارضی ہوتا ہے، کیونکہ اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی نصرت نہیں ہوتی.....

دین کی خدمت کے لئے..... قوت اور غلبہ مانگنا..... اللہ تعالیٰ کا حکم ہے.....

اب ہم نے اس دعاء مبارکہ..... اور آیت مبارکہ میں تین باتیں سمجھنی ہیں.....

(۱) مدخل صدق: بہترین داخلے سے کیا مراد ہے؟

(۲) مخرج صدق..... بہترین نکلنے سے کیا مراد ہے؟

(۳) سلطاناً نصیراً..... ”مدگار غلبہ“ سے کیا مراد ہے؟

حضراتِ مفسرین کے اقوال

اچھے داخلے..... اور اچھے نکلنے میں حضراتِ مفسرین کے کئی اقوال ہیں مثلاً!

(۱) مجھے مدینہ منورہ میں بہترین داخلہ عطا فرمائیے اور مجھے مکہ مکرمہ سے خیر و عافیت کے ساتھ نکالئے (ابن عباس، حسن، قتادہ)

(۲) مجھے بہت اچھی، بہترین موت عطا فرمائیے اور مجھے قیامت کے دن میری قبر سے بہت خیر اور اچھائی میں نکالئے (ابن عباس)

(۳) مجھے جو منصب نبوت آپ نے عطا فرمایا ہے مجھے اس کی ادائیگی میں بہت بہترین داخل فرمائیے..... اور مجھے اس کے مکمل کرنے کے بعد کامیاب اور بہترین نکالئے (مجاہد)

(۴) مجھے جنت میں بہترین داخلہ عطا فرمائیے اور مجھے مکہ سے مدینہ کی طرف خیر کے ساتھ نکالئے (حسن)

(۵) مجھے اسلام میں بہترین داخل فرمائیے اور اسلام کے ساتھ اس دنیا سے بہترین نکالئے..... (ابو صالح)

(۶) مجھے مکہ میں امن اور عزت کے ساتھ (دوبارہ) داخل فرمائیے اور مجھے مکہ سے (ہجرت کے وقت)

امن سے نکالنے (ضحاک)

(۷) مجھے ان کاموں کی توفیق دیجئے جن کے کرنے کا آپ نے حکم فرمایا ہے..... اور مجھے ان کاموں سے بچائیے جن سے آپ نے منع فرمایا ہے..... اُوامر میں داخلہ اور نواہی سے اخراج (بغوی، قرطی)

(۸) مجھے جس کام میں بھی داخل کیجئے خیر اور خوبی سے داخل کر کے خیر و خوبی سے نکالنے ایسا نہ ہو کہ داخل ہوتے وقت ایک حالت ہو اور نکلتے وقت دوسری حالت (قرطی)

(۹) میرے ہر کام کی ابتداء اور انہما اپنی رضا اور اطاعت کے مطابق بنادیجئے۔ یعنی مجھے ہر کام میں اول تا آخر اخلاص اور آپ کی فرمانبرداری نصیب ہو۔ (السعدی)

(۱۰) آیتِ مبارکہ عام ہے..... ہر کام، ہر سفر، ہر عمل..... ہر تقدیر..... موت اور زندگی..... ان سب میں خیر و عزت والا داخلہ..... اور خیر و عزت سے تکمیل مراد ہے (القرطی)

یہ کل دس اقوال ہو گئے..... ان کو ایک بار پھر توجہ اور محبت سے پڑھ لیں..... اور تقریباً تمام کی نیت کر کے دل سے دعاء مانگیں

رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا

صداقت سے پہنچیں ، صداقت سے نکلیں

ملے ہم کو قوت و نصرت

اللہی دعاء ایسی جامع ہمیں لے کے دے دی

ترا شکریہ اے مدینہ مدینہ

سُلْطَانًا نَصِيرًا

دعاء کے آخر میں اللہ تعالیٰ سے ”سلطان نصیر“ مانگا گیا ہے..... ”سلطان نصیر“ سے کیا مراد ہے..... چند اقوال ملاحظہ فرمائیں.....

(۱) مراد اس سے عزت، غلبہ اور دین کی سر بلندی ہے..... یعنی اللہ تعالیٰ کی نصرت سے ایسی طاقت، ایسا اقتدار اور ایسا غلبہ ملے کہ..... جس کے ذریعہ دشمنوں کے شر اور شرارت کو توڑا جاسکے اور دین کو نافذ کیا جاسکے اور مغلوب مسلمانوں کی مدد کی جاسکے (حسن، قرطی)

حضرت عثمانیؒ لکھتے ہیں:

یعنی غلبہ اور سلطنت عنایت فرما، جس کے ساتھ تیری مدد و نصرت ہوتا کہ حق کا بول بالا رہے اور معاندین (یعنی دشمن و مخالفین) ذلیل و پست ہوں (تفسیر عثمانی)

حضرت قادہؓ فرماتے ہیں:

نبی کریم ﷺ نے جان لیا کہ اس کام اور ذمہ داری کے لئے طاقت اور غلبہ ضروری ہے پس آپ نے اللہ تعالیٰ سے ایسا اقتدار مانگا جو اللہ تعالیٰ کی کتاب، اللہ تعالیٰ کی حدود اور اللہ تعالیٰ کے فرائض کا مددگار ہوا اور دین کو قائم و نافذ کرنے کا ذریعہ ہو..... بے شک ایسا اقتدار اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو مضبوط فرماتے ہیں اگر یہ نہ ہو تو بعض افراد دوسرے بعض کو بر باد کر دیں اور ہر طائقہ کمزوروں کو کھا جائے (الطری)

(۲) اس سے مراد واضح اور مضبوط جھٹ اور دلیل ہے..... یعنی مجھے اپنے دشمنوں کے مقابلے میں مضبوط جھٹ نصیب ہو..... اور جو کچھ میں کروں اور جو کچھ میں چھوڑوں وہ سب دلیل اور علم صحیح کی روشنی میں ہو..... یقیناً یہ بہت بڑا مرتبہ ہے کہ انسان کا ہر عمل..... صحیح علم اور دلیل کے مطابق ہو..... (السعدی)

الحمد لله رب العالمين

امید ہے کہ..... آیت مبارکہ اور دعاء کا مفہوم ذہن میں آگیا ہوگا..... آپ ﷺ کی هجرت مبارکہ نے..... دنیا کو بدل کر رکھ دیا..... اسی لئے جب ”اسلامی تاریخ“ شروع کرنے کا مشورہ ہوا تو..... اسی پراتفاق ہوا کہ..... آپ ﷺ کی ”ہجرت“ سے اسلامی تاریخ شروع کی جائے..... هجرت سے ہی..... اسلام کے غلبے کی راہ ہموار ہوئی اور دین اسلام ساری دنیا میں پھیل گیا..... ہجرت کی برکت سے ہی ہمیں یہ دعاء نصیب ہوئی

رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا
اللہ کرے مسلمانوں میں ہجرت کا ذوق زندہ ہو..... آج کل ہر کوئی اپنی جگہ پتھر کی طرح جنم گیا ہے تو..... پورے عالم اسلام پر جمود اور بے حسی چھاگئی ہے..... قوم پرستی، علاقہ پرستی اور سانیت کے زہر یلے ناگ مسلمانوں پر مسلط ہو گئے ہیں اور ہم کثرت و اسباب کے باوجود..... غلامی اور بے کسی میں ڈوب گئے ہیں..... نکلنا اور داخل ہونا..... طلوع ہونا اور غروب ہونا..... چلتے رہنا یہ چاند، سورج اور مومن کی صفات ہیں..... یہ دعاء ہمیں ہماری یہ صفات بھی یاد کرتی ہے..... اور ہمارے ہر کام کے آغاز اور اختتام کو اچھا بنانے کا

بھی ذریعہ بنتی ہے..... اور ساتھ ہی ساتھ ہمارے اندر دینی غلبے، طاقت اور شوکت کا ذوق بھی بیدار کرتی ہے..... یہ مبارک دعاء جن کو یاد نہیں وہ آج ہی یاد کر لیں جن کو یاد ہے مگر وہ مانگتے نہیں وہ آج ہی سے مانگنا شروع کر دیں جو سری مانگتے ہیں وہ شعور اور توجہ سے مانگیں جو کام شروع کریں جس جگہ بھی داخل ہوں کسی بھی ذمہ داری کو سنبھال رہے ہوں بیان، تقریر یا کوئی اور اچھا کام شروع کر رہے ہیں اس دعاء کو اپنا وظیفہ بنائیں کبھی کبھار ”داخل“ سے قبر کا داخلہ اور ”خروج“ سے قبر کے بعد کی زندگی کی نیت کر کے بھی یہ دعاء مانگا کریں تاکہ قبر میں داخلہ خیر و عزت والا ملے اور قبر سے خیر و خوبی، خوشی اور عزت کے ساتھ میدان حشر کروانگی ہو.....

اور ”سلطاناً نصیراً“ میں دین کے غلبے کو اللہ تعالیٰ سے مانگا کریں

آئیے سب مل کر مانگتے ہیں

رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًاً نَصِيرًا

دعاوں	کی	جنت	مدینہ	مدینہ
صداقت	کی	دنیا	مدینہ	مدینہ
کہیں بھی اکیلا نہ امت کو	چھوڑا			
سدما	رہنمایا	ہے	مدینہ	مدینہ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ

اللهم صل على سيدنا محمد وآله وصحبه وبارك وسلم تسليماً كثيراً كثيراً

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ

☆.....☆.....☆



ڈرائے بازیاں

15 اگست کا دن گزر گیا اور اس دن حکمرانوں نے خصوصاً اور قوم نے عموماً بے حسی اور بے جمیتی کے نئے ریکارڈ قائم کر دیئے۔ گذشتہ سال اسی دن ہندوستان کی مودی سرکار نے ریاست جموں و کشمیر کی خصوصی حیثیت ختم کر کے اسے ایک غیر متنازعہ علاقے کے طور پر ہندوستان کا آئینی حصہ قرار دینے کا اعلان کیا تھا۔ اور اس دن سے آج تک جموں و کشمیر تاریخ کے طویل ترین اور بدترین کرفیو اور لاک ڈاؤن کا شکار ہے۔ بنیادی انسانی حقوق معطل ہیں، رابطے منقطع ہیں اور اس بلیک آؤٹ کی آڑ میں ظلم و ستم کا کھلا کھیل جاری ہے اور اسرائیلی طرز پر جموں و کشمیر کی مسلمان اکثریت کو اقلیت بنانا کر علاقے کو ہندوراج کا حصہ بنانے کے اقدامات بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ پاکستان کے جھنڈوں میں گذشتہ 70 برس سے لاکھوں لاشیں دفن کرنے اور پاکستان کے ساتھ الحاق کے نعرے لگاتے ہوئے سینیوں پر گولیاں کھانے والے کشمیری عوام کو اس موقع پر شاید سرحد کے اس پاریہ امیدیں رہی ہوں گی کہ ان کے لیے بھرپور اور انہتائی اقدامات کئے جائیں گے، لیکن انہیں کیا دیکھنے کو ملا؟ چند منٹ خاموشیوں کے ڈرامے، سڑکوں پر بدلتے ہوئے بورڈ، ان کے نام سے شاہراوں پر آؤویزاں بڑے بڑے بیزراور پینا فلیپکس، نقشے تبدیل کرنے جیسی بچگانہ اور بھونڈی حرکتیں اور بے وزن اور بے معنی تقریریں۔ ہاں اگر کوئی سخت اقدام نظر آیا بھی تو صرف اُن لوگوں کے خلاف نظر آیا جن سے کشمیری عوام کی امیدیں حقیقی معنوں میں وابستے ہیں۔ جن کے ذم م سے آج بھی مسئلہ کشمیر زندہ ہے۔ جن کی قربانیوں کا ثمرہ ہے کہ یہ تحریک ان نامساعد حالات میں بھی زندہ ہے اور جن کے بارے میں کشمیری مظلوم مسلمانوں کو اب بھی لیقین ہے کہ وہ ان کا ساتھ بھی نہیں چھوڑیں گے بلکہ ان کے شانہ بشانہ حریت کی منزل پانے تک بر سر پیکار رہیں گے۔ کشمیریوں کو پاکستان کی طرف سے جن سخت اقدامات کی انڈیا کے خلاف امید تھی وہ اقدامات

کشمیریوں کے واحد ہمدرد طبقے اور ہندوستان کے دشمن مجاہدین کے خلاف اٹھائے گئے۔

کشمیریوں کو تو یہاں سے یہ ملا مگر ہندوستان کو کیا کچھ دیا گیا اور دیا جا رہا ہے؟.....

اقوامِ متحده کی سلامتی کو نسل کی رُکنیتِ دلانے میں ہمارے ملک کی وزراتِ خارجہ کا انہائی قابلِ لعنت و ملامت کردار نہ وطنگ پر آثر انداز ہونے کی کوشش کی گئی اور نہ ہی ہندوستان کے لئے کسی قسم کی کوئی رکاوٹ ڈالی گئی۔ حالانکہ اگر عالمی فورم پر مسئلہ کشمیر کو ہی موثر انداز میں اٹھالیا جاتا تو ہندوستان اس قدر آسانی سے یہ مقام نہ پاسکتا اور ضرور اس کے راستے میں رکاوٹ آتی۔ لیکن ایک مجرمانہ خاموشی اختیار کی گئی بلکہ اگر یوں تعبیر کیا جائے تو زیادہ مناسب ہو گا کہ ہندوستان کو اس معاملے میں خاموش حمایت فراہم کی گئی۔

پاکستان میں سینکڑوں شہریوں کے قتل کی کارروائیوں کو منظم کرنے اور ملک دشمن نیٹ ورک چلانے کا اعتراض کرنے والے انڈین جاسوس کلب ہوش جادھیوں کو توصل تک بار بار رسائی، ہائیکورٹ میں ریٹ کرنے کی سہولت از خود مہیا کرنا اور ہر طرح سے مشکوک قسم کی سہولیات کی فراہمی۔ اور یہ سارا معاملہ خوانخواہ اور یک طرفہ کارروائی کے طور پر کیا جا رہا ہے۔ ہندوستان کی طرف سے علanchیہ نہ تو ایسی کوئی کوشش سامنے آئی ہے اور نہ ہی وہ اس معاملے پر سرکاری سطح پر کوئی بیان بازی کر رہے ہیں جبکہ کشمیری مسلمانوں کی حمایت کے جرم میں قید افراد کو محض شکوک کی بنیاد پر جھوٹی الیف آئی آروں کے ذریعے سخت سزا میں سنانے کا سلسلہ بھی جاری ہے اور فور تھوڑی شیڈوں کے ذلت ناک قانون کے ذریعے ان کی توہین و تذلیل کا سلسلہ بھی۔ ایسا کر کے کشمیری قوم کو جو منفی پیغام دیا جا رہا ہے اور اپنا جو غلط اور بُرا تاثران کے ذہنوں میں نقش کیا جا رہا ہے وہ نہ خاموشیوں کے فضول ڈرامے سے زائل ہو گا نہ نقشے بازی کی بچگانہ حرکتوں سے۔ لیکن جن بندروں کے ہاتھ میں ماچس ہے انہیں اپنے بُرے اور مناسب نامناسب کافر ق اور کس معاملے میں سمجھایا جاسکا ہے کہ اس معاملے میں ان سے کسی اچھے اور مفید اقدام کی توقع رکھی جائے۔ کشمیری عوام اور یہ عظیم جہادی تحریک اس سے پہلے بھی کئی بار اس طرح کے بھرپوری حالت سے گذرے ہیں۔ اس طرح کی مایوسیوں اور اندھیروں کے کئی ادوار ان پر آئے ہیں۔ ریشه دو ایوں اور ناعاقبت اندیشانہ فیصلوں کا انہوں نے پہلے بھی کئی بار سامنا کیا ہے۔ خارجہ پالیسی کی بساط پر غیروں کے ہاتھوں میں مہرے کی طرح استعمال ہونے والے خاندانی غداروں کی سازشوں سے ان کا پہلے بھی کئی مرتبہ پالا پڑ چکا ہے۔ وہ ہر بار سرخ رو ہو کر ان امتحانوں سے گذر گئے اور نئی بلندیوں کو پہنچے۔ ہر بار ظلمتیں چھٹیں اور تحریک مزید روشن ہو کر نمایاں ہوئی۔ ہر بار خونِ شہداء مہر کا اور اس کی طاقت سازشوں کو بہا کر لے

گئی۔ ہر بار اہلِ عزیمت سرخو ہوئے اور نظریہ فروشوں کے منہ کالے ہوئے، ان کے ہاتھ سوائے ذلت و رسوانی کے کچھ نہ لگا۔ پرویز مشرف سب کو یاد ہی ہو گا جس نے ہندوستان کو راضی کرنے کے لئے ہر غلط اقدام کیا، ہر قومی پالیسی سے انحراف کیا، تحریک کو ہر طرح سے کمزور، بے دست و پا اور تنہا کرنے کی پوری کوشش کی، کشمیر کی قیادت کو ڈرایادھم کا یا اور دھونس کے ذریعے مرضی کے حل پر لانے کی کاوش کی، کشمیری حریت پسند مجاہد عوام کو ہر طرح سے مایوس کیا۔ لائن آف کنٹرول پر غیر قانونی باڑ لگانے کی انڈیا کو کھلی چھوٹ دی اور ہر طرح کا تحفظ فراہم کیا۔ مجاہدین پر شدید قد غنیم لگائیں۔ جہادی تنظیموں کو توڑا، انہیں کمزور کرنے کی ہر کاوش کی، تحریک کی سپلائی لائن کو مکمل سبوتاڑ کیا۔ اس کے پیش نظر صرف یہ مقصد تھا کہ وہ اس مسئلے کو اپنی مرضی اور سوچ کے مطابق حل کر کے دنیا کی نظر میں مقبول لیڈر بن جائے۔ بر صغیر کے عوام اسے مہمان لیں، ہندوستان اس سے راضی ہو جائے اور پاکستان میں اسے ہیر و تسلیم کر لیا جائے لیکن نتیجہ کیا نکلا؟.....

تحریک کشمیر پہلے سے زیادہ قوت کے ساتھ ابھری۔ عسکری اور غیر عسکری دونوں میدانوں میں زیادہ مضبوط ہوئی، کشمیری عوام کے جذبہ جہاد و حریت کو ہمیزی ملی اور ہندوستان کی دشمنی میں کمی کی بجائے اضافہ ہوا جبکہ پرویز مشرف دونوں طرف ذلت اور رسوانی کا استعارہ بن کر رہ گیا۔ موجودہ صاحبان اقتدار کو بھی یہی شوق چرایا ہے۔ ان کے پیش نظر بھی کچھ ایسے ہی سیاسی اور کاروباری مقاصد و اهداف ہیں۔ ان کے اقدامات بھی بالکل اسی نوعیت کے ہیں۔ ان کا طرز عمل بھی اسی گذرے ہوئے سیاہ دور کی صدائے بازگشت دکھائی دے رہا ہے۔ سختیوں کا سارا زور اپنوں پر ہے اور ہندوستان کے لئے صرف نیک تمنا نہیں اور اچھی خواہشات ظاہر کی جا رہی ہیں۔ انہیں بھی کشمیری عوام کے تھکنے اور ان کے جذبات کے مرنے کا انتظار ہے۔ یہ بھی مسئلہ کشمیر کے من چاہے حل کا میڈل اپنے سینے پر سجانا چاہتے ہیں لیکن ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ رب الشهداء والمجاهدين، رب العزة والجلال کی ذات سے پوری امید ہے کہ حالات پھر اسی طرح کروٹ لیں گے۔ یہ ملت فروش ایک بار پھر حیران اور ہندوستان سر کار بار ڈگر پریشان رہ جائے گی۔ ظلمتیں چھٹ جائیں گی اور ایک نئی صبح طلوع ہوگی۔ جہاد کا سورج نصف النہار پر جگمگائے گا۔ ”وَتَلَكَ الْأَيَامُ نَدَا لَهَا بَيْنَ النَّاسِ“ کی شان کا پھر ظہور ہو گا، ان کے دن ختم ہوں گے اور مجاہدین کے دن لوٹ آئیں گے۔ یہ خاندانی غدار مخدوم اور ان کے سر پرستان بھی تاریخ میں پرویز مشرف کے ساتھ جگہ پائیں گے اور ان کے نام بھی ذلت و رسوانی والے خانے میں درج ہوں گے۔ یاد رکھئے! جہاد اور مجاہدین کے معاملات اگر ظاہری حالات اور مقتدرتوں کی خواہشات کے مطابق چلا

کرتے تو زمین کا رنگ روز اول سے ہی مختلف ہوتا۔ لیکن یہ سب بھی جانتے ہیں کہ یہ معاملات کہیں اور سے طے ہوتے اور چلتے ہیں اس لئے نتائج تاریخ میں ہمیشہ ان کی خواہشات کے بر عکس نکلے ہیں اور آج تک یہ تسلسل جاری ہے۔ کشمیری عوام نہیں گرے، نہیں جھکے، نہیں تھکے انہیں اپنے ایمانی اور روحانی تعلق کی بناء پر جن سے کچھ امیدیں تھیں ان کی بار بار کی بیوفائیوں، بد عہد یوں اور فضول ڈرامے بازیوں کی وجہ سے بھی مایوس نہیں ہوئے۔ اسی طرح جن لوگوں نے اپنے ایمان، قرآنی حکم اور جذبہ جہاد کی بنیاد پر ان کے ساتھ جینے منے اور ڈٹے رہنے کا سچا عہد کیا ہے اور ہر قربانی دے کر اس عہد کو نبھایا ہے انہوں نے بھی نہ اب اور نہ پہلے نامساعد حالات کے وجوہ سے میدان چھوڑا اور نہ عہد توڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی نصرت فرمائے گا اور ان کے لئے حالات کو بد لے گا۔ مایوس وہ ہو جس کا رب نہ ہو۔ اللہ کو ماننے والے نہ مایوس ہیں نہ خوفزدہ ہیں۔ بس اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسانی اور تبدیلی کے متنظر اور امیدوار ہیں۔ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

”جان لونصرت صبر کے ساتھ ہے اور کشادگی شدت کے بعد ہے اور آسانی تنگی کے ساتھ ہے“
اور فرمایا: آسانی (کشادگی) کا انتظار عبادت ہے۔



ضروری اعلان

قارئین کی پروزور فرمائش پر آئندہ شمارے سے
”مدینہ مدینہ“

کے صفحات کی تعداد دگنی ہو گی، جس میں مزید مفید مضامین
و معلومات کا اضافہ ہو گا اور شمارے کی قیمت بھی روپے
ہو گی۔ ان شاء اللہ

یوں تو اس پاک شہر کے چپے چپے سے عشق و محبت کی لازوال داستانیں وابستہ ہیں اور عشق کے لیے قدم قدم پر یہاں ایمان کی تازگی کا سامان میسر ہے لیکن کچھ جگہیں تو ایسی ہیں جنہیں پوری کائنات کا انتخاب کہنا چاہیے۔

ان مقامات کے بارے میں بنیادی معلومات ہر مسلمان کو ہونی چاہیئے تاکہ اس مقدس شہر سے دلی وابستگی میں اضافہ ہو اور یہ محبت قرب نبوی اور اتباع سنت کا ذریعہ بن جائے۔

مسجد نبوی:

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے 1 ہجری میں مسجد قبا کی تعمیر کے بعد صحابہ کرامؐ کے ساتھ مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی۔

اس وقت مسجد نبوی 105 فٹ لمبی اور 90 فٹ چوڑی تھی۔ ہجرت کے ساتویں سال فتح خیبر کے بعد نبی اکرم نے مسجد نبوی کی توسعہ فرمائی۔ اس توسعہ کے بعد مسجد نبوی کی لمبائی اور چوڑائی 150 فٹ ہو گئی۔

شہر مدینہ کے یادگار مقامات



حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مسلمانوں کی تعداد میں جب غیر معمولی اضافہ ہو گیا اور مسجد نافیٰ ثابت ہوئی تو 17ھ میں مسجد نبوی کی توسعیٰ کی گئی۔ 29ھ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مسجد نبوی کی توسعیٰ کی گئی۔ اموی خلیفہ ولید بن عبد الملک نے 88ھ تا 91ھ میں مسجد نبوی کی غیر معمولی توسعیٰ کی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ اس وقت مدینہ منورہ کے گورنر تھے۔ اموی اور عباسی دور میں مسجد نبوی کی متعدد توسعیات ہوئیں۔ ترکوں نے مسجد نبوی کی نئے سرے سے تعمیر کی۔

اس میں سرخ پتھر کا استعمال کیا گیا۔ مضبوطی اور خوبصورتی کے اعتبار سے ترکوں کی عقیدت مندی کی ناقابل فراموش یادگار آج بھی برقرار ہے۔ حج اور عمرہ کرنے والوں اور زائرین کی کثرت کی وجہ سے جب یہ توسعیات بھی نافیٰ رہیں تو موجودہ سعودی حکومت نے قرب و جوار کی عمارتوں کو خرید کر اور انھیں منہدم کر کے عظیم الشان توسعیٰ کی، جواب تک کی سب بڑی توسعیٰ مانی جاتی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میری اس مسجد میں نماز کا ثواب دیگر مساجد کے مقابلے میں ہزار گناہ یاد ہے سوائے مسجد حرام کے۔“

دوسری روایت میں 50 ہزار نمازوں کے ثواب کا ذکر ہے۔

جس خلوص کے ساتھ وہاں نماز پڑھی جائے گی اسی کے مطابق اجر و ثواب ملے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حجرہ مبارکہ:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے آخری 10,11 سال مدینہ منورہ میں گزارے۔ 8 ہجری میں فتح مکہ مکرمہ کے بعد بھی آپ نے اسی مبارک شہر کو اپنا مسکن بنایا۔ آپ کے انتقال کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں ہی آپ کو دفن کر دیا گیا۔ اسی حجرہ میں آپ کا انتقال بھی ہوا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی اسی حجرہ میں محفون ہیں۔ اسی حجرہ مبارکہ کے پاس کھڑے ہو کر سلام پڑھا جاتا ہے۔ حجرہ مبارکہ کے قبلہ رخ 3 جالیاں ہیں جس میں دوسری جاتی میں 3 سوراخ ہیں، پہلے اور بڑے گولائی والے سوراخ کے سامنے آنے کا مطلب ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اٹھر سامنے ہے۔ دوسرے سوراخ کے سامنے آنے کا مطلب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر سامنے ہے اور تیسرا سوراخ کے سامنے آنے کا مطلب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر سامنے ہے۔

ریاض الجنة:

قدیم مسجد نبوی میں منبر اور روضہ اقدس کے درمیان جو جگہ ہے وہ ریاض الجنة کہلاتی ہے۔ حضور اکرم کا

ارشاد ہے:

مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رُوضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔

منبر اور روضہ کے درمیان کی جگہ جنت کی کیا ریوں میں سے ایک کیا ری ہے۔"

ریاض الجنة کی شناخت کے لئے یہاں سفید سنگ مرمر کے ستون ہیں۔ ان ستونوں کو اسطوانہ کہتے ہیں، ان ستونوں پر ان کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں۔ ریاض الجنة کے پورے حصہ میں جہاں سفید اور ہری قالینوں کا فرش ہے نمازیں ادا کرنا زیادہ ثواب کا باعث ہے، نیز قبولیت دعا کے لئے بھی خاص مقام ہے۔

صحابہ صفحہ کا حپ بو ترہ:

مسجد نبوی میں جگہ شریفہ کے پیچھے ایک چبوترہ بنایا ہوا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں وہ مسکین و غریب صحابہ کرام قیام فرماتے تھے جن کا نہ گھر تھا نہ در، اور جو دن و رات ذکر و تلاوت کرتے اور حضور اکرم کی صحبت سے مستفیض ہوتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسی درسگاہ کے ممتاز شاگردوں میں سے ہیں۔ اصحاب صفحہ کی تعداد کم اور زیادہ ہوتی رہتی تھی، کبھی کبھی ان کی تعداد 80 تک پہنچ جاتی تھی۔ سورۃ الکھف کی آیت نمبر 28 انہی اصحاب صفحہ کے حق میں نازل ہوئی، جس میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ بیٹھنے کا حکم دیا۔

جنت البقیع (بقبع الغرفہ):

یہ مدینہ منورہ کا قبرستان ہے جو مسجد نبوی سے بہت تھوڑے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس میں بے شمار صحابہ (تقریباً 10 ہزار) اور اولیاء اللہ محفوظ ہیں۔ تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضور اکرم کی چاروں صاحبزادیاں، حضور اکرم کی ازواج مطہرات، آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی اسی قبرستان میں محفوظ ہیں۔

جبل أحد (أحد کا پہاڑ):

مسجد نبوی سے تقریباً 4 یا 5 کیلومیٹر کے فاصلہ پر یہ مقدس پہاڑ واقع ہے جس کے متعلق حضور اکرم نے

ارشاد فرمایا:

هذا جَبْلٌ يَحْبَنَا وَنُحْبَتْهُ

اُحد کا پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اُحد سے محبت رکھتے ہیں۔"

اسی پہاڑ کے دامن میں 3 ہیں جنگ احمد ہوئی جس میں آنحضرت سخت زخمی ہوئے اور تقریباً 70 صحابہ کرام شہید ہوئے تھے۔ یہ سب شہداء اسی جگہ مدفون ہیں جس کا احاطہ کر دیا گیا ہے۔ اسی احاطہ کے بیچ میں حضور اکرم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ مدفون ہیں، آپؐ کی قبر کے برابر میں حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ اور حضرت مصعب بن عمير رضی اللہ عنہ مدفون ہیں۔ حضور اکرم خاص اہتمام سے یہاں تشریف لاتے اور شہداء کو سلام و دعا سے نوازتے تھے۔

مسجدِ قُبَّا:

مسجدِ قُبَّا مسجد نبوی سے تقریباً 4 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ مسلمانوں کی یہ سب سے پہلی مسجد ہے۔ حضور اکرم مکہ مکرہ سے ہجرت کر کے جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو قبیلہ بن عوف کے پاس قیام فرمایا اور آپؐ نے صحابہ کرامؐ کے ساتھ خود اپنے دست مبارک سے اس مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس مسجد کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَمَسْجِدٍ جَدَ أَنِّيَسَ عَلَى التَّقْوَىٰ (الاتوبہ 108)۔

وہ مسجد جس کی بنیاد اخلاص و تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔"

مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے بعد مسجد قبادنیا بھر کی تمام مساجد میں سب سے افضل ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی سوار ہو کر کبھی پیدل چل کر مسجدِ قبۃ الشریف لا یا کرتے تھے۔ آپؐ کا ارشاد ہے: جو شخص (اپنے گھر سے) نکلے اور اس مسجد (یعنی مسجدِ قبۃ) میں آکر (2 رکعت) نماز پڑھتے تو اسے عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔"

مسجد جمعہ:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے اسی مسجد میں جمعہ ادا فرمایا تھا، یہ مسجدِ قبۃ کے قریب ہی واقع ہے۔

مسجد فتح (مسجد احزاب):

یہ مسجد جبل سلع کے غربی کنارے پر اونچائی پر واقع تھی۔ غزوہ خندق (احزاب) میں جب تمام کفار مدینہ منورہ پر مجتمع ہو کر چڑھائے تھے اور رسول اللہ اور صحابہ کرامؐ کی جانب سے خندقیں کھودی گئی تھیں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ دعا فرمائی تھی چنانچہ آپ کی دعا قبول ہوئی اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔ اس مسجد کے قریب کئی چھوٹی چھوٹی مسجدیں بنی ہوئی ہیں جو مسجد سلمان فارسی، مسجد ابو بکر، مسجد عمر اور مسجد علی کے نام سے مشہور ہیں۔ دراصل غزوہ خندق کے موقع پر یہ اُن حضرات کے پڑاؤ تھے جن کو محفوظ اور متعین کرنے کیلئے غالباً سب سے پہلے حضرت عمر بن عبد العزیزؓ نے مساجد کی شکل دی۔ یہ مقام مساجد خمسہ کے نام سے مشہور ہے۔ اب سعودی حکومت نے اس جگہ پر ایک بڑی عالیشان مسجد (مسجد خندق) کے نام سے تعمیر کی ہے۔

مسجد قبلتین:

تحویل قبلہ کا حکم عصر کی نماز میں ہوا۔ ایک صحابی نے عصر کی نماز نبی اکرم کے ساتھ پڑھی، پھر انصار کی جماعت پر ان کا گزر ہوا۔ وہ انصار صحابہ (مسجد قبلتین میں) بیت المقدس کی جانب نماز ادا کر رہے تھے۔ ان صحابی نے انصار صحابہ کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کو دوبارہ قبلہ بنا دیا ہے، اس خبر کو سنتے ہی صحابہ کرام نے نماز ہی کی حالت میں خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لیا۔ اس مسجد (قبلتین) میں ایک نماز 2 قبلوں کی طرف ادا کی گئی اس لئے اسے مسجد قبلتین کہتے ہیں۔ بعض روایات میں ہے کہ تحویل قبلہ کی آیت اسی مسجد میں نماز پڑھتے وقت نازل ہوئی تھی۔

مسجد ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

یہ مسجد جنت البقیع کے متصل ہے۔ اس جگہ زمانہ نبوی کے مشہور قاری حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا مکان تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں اکثر تشریف لاتے اور نماز پڑھتے تھے، نیز حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے قرآن سنتے اور سناتے تھے۔



ادائیگی شکر کے لیے صحیح کے وقت کے الفاظ

اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ
فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ

الشُّكْرُ

ترجمہ: اے اللہ! جو بھی نعمت میرے پاس یا تیری مخلوق میں سے کسی کے پاس بھی صحیح کے وقت موجود ہے تو وہ صرف تنہا تیری ہی جانب سے ہے، (اُن میں)، تیرا کوئی شریک نہیں، پس تیرے لئے ہی ساری تعریف اور شکر ہے۔

ادائیگی شکر کے لیے شام کے وقت کے الفاظ

اللَّهُمَّ مَا أَمْسَى بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ
فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ

الشُّكْرُ

ترجمہ: اے اللہ! جو بھی نعمت میرے پاس یا تیری مخلوق میں سے کسی کے پاس بھی شام کے وقت موجود ہے تو وہ صرف تنہا تیری ہی جانب سے ہے، (اُن میں)، تیرا کوئی شریک نہیں، پس تیرے لئے ہی ساری تعریف اور شکر ہے۔

فائدہ: جس نے مذکورہ کلمات صحیح اور شام پڑھ لیے تو اُس کی جانب سے اُس دن اور اُس رات کا شکر اداء ہو جائے گا۔ (شعب الایمان: 4059)



محرومی سے حفاظت



آپ جانتے ہیں کہ والدین کی مالی خدمت کرنا کتنا بڑا کام ہے؟..... بے شک یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی انسان کو مال دے اور پھر اسے اپنے والدین پر خرچ کرنے کی توفیق دے..... مگر شیطان کو یہ نیکی پسند نہیں ہے، وہ اولاد کے دل میں یہ وسوسة ڈالتا ہے کہ لعوذ باللہ تو اپنے والدین کی خدمت کر رہا ہے، تو ان کو کھلا پلارہا ہے..... تو ان کو دے رہا ہے..... پھر کبھی اس کے دل میں آتا ہے کہ یہ سب کچھ مجھ پر بوجھ ہے..... اور کبھی سوچتا ہے کہ اگر میں نہ دوں گا تو ان کا کیا حال ہوگا..... یہ باتیں اسے شدید محرومی کی طرف لے جاتی ہیں..... ہر کسی کو جو نعمت ملتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے..... اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کسی تک رزق پہنچانے کا ”واسطہ“ بناتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا اس پر احسان ہے..... بیٹا اگر نہیں بھی دے گا تو والدین کی قسمت میں جور و زی لکھی ہے وہ ان تک پہنچ کر رہے گی..... پس اس کو چاہئے کہ نخرے نہ کرے، فخر نہ کرے..... بلکہ شکر ادا کرتا رہے اور ڈر تا رہے۔